روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۲۹ ۴
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | سوموار ۸ر جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ ۱۶ر فتح ۱۳۷۰ ہش، ۱۶ر دسمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۸۳

ایسی توبہ کی توفیق مانگیں جو دائمی ہو

(توبہ کی دعا کرتے وقت ہمیشہ یہ دعا کیا کریں کہ اے خدا) "ہم تیرے حضور جھکتے ہوئے عاجزانہ یہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے اس اخلاص کو عارضی نہ بنا دینا ان بدنصیبوں میں ہمیں شامل نہ کرنا جن کے وقتی اخلاص کے پیش نظر تو نے ان کی التجاؤں کو قبول فرما لیا لیکن جب مہلت دی تو وہ دوبارہ ویسے ہی کاموں میں پڑ گئے۔ اس لئے ہمیں ایسی سچی توبہ کی توفیق عطا فرما جو تیرے حضور دائمی ٹھہرے۔" (ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھو شرک یہی نہیں کہ بتوں اور پتھروں کی تراشی ہوئی مورتوں کی پوجا کی جاوے یہ تو ایک موٹی بات ہے۔ یہ بڑے بیوقوفوں کا کام ہے۔ دانا آدمی کو تو اس سے شرم آتی ہے۔ شرک بڑا باریک ہے وہ شرک جو اکثر ہلاک کرتا ہے وہ شرک فی الاسباب ہے یعنی اسباب پر اتنا بھروسہ کرنا کہ گویا وہی اس کے مطلوب و مقصود ہیں۔ جو شخص دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ اس کو دنیا کی چیزوں پر بھروسہ ہوتا ہے اور وہ امید ہوتی ہے جو دین و ایمان سے نہیں۔ نقد فائدہ کو پسند کرتے ہیں اور آخرت سے محروم۔ جب وہ اسباب پر ہی اپنی ساری کامیابیوں کا مدار خیال کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے وجود کو تو اس وقت وہ لغو محض اور بے فائدہ جانتا ہے اور تم ایسا نہ کرو۔ تم توکّل اختیار کرو۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۴۶)

"توکل یہی ہے کہ اسباب جو اللہ تعالیٰ نے کسی امر کے حاصل کرنے کے واسطے مقرر کئے ہوئے ہیں ان کو حتّی المقدور جمع کرو اور پھر خود دعاؤں میں لگ جاؤ کہ اے خدا تو ہی اس کا انجام بخیر کر۔ صدہا آفات ہیں اور ہزاروں مصائب ہیں جو ان اسباب کو بھی برباد اور تہ و بالا کر سکتے ہیں۔ ان کی دستبرد سے بچا کر ہمیں سچی کامیابی اور منزل مقصود پر پہنچا۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۴۶)

واقفین نو کی نگرانی کا انتظام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک اندرون پاکستان واقفین نو کی کل تعداد ۱۳۶۱ ہو چکی ہے جس میں لڑکے ۵۲۳ اور لڑکیاں ۸۳۸ ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سب واقفین نو سے رابطہ اور نگرانی کے سلسلہ میں نگران واقفین نو کا انتظام مقرر فرمایا ہے۔ ضلع کے نگران کے علاوہ ہر حلقہ کا علیحدہ علیحدہ نگران جس کے سپرد ۱۰ یا اس سے زیادہ واقفین نو ہوں گے۔ بفضل تعالیٰ یہ سب مقرر کئے جا چکے ہیں۔ اور دفتر وکالت دیوان کا ضلع کے نگران اور مقامی نگرانوں سے باقاعدہ رابطہ ہے۔ نگران صاحبان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ضلع / حلقہ کے واقفین نو کی حسب ذیل امور کے بارہ میں مسلسل نگرانی اور رابطہ کے فرائض انجام دیں۔

باقی ص ۸ پر

خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی کوئی انتہا نہیں

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کبھی ختم نہیں ہوتیں اس لئے انسان کو چاہیئے کہ کسی دینوی نعمت کے بدلے خدا تعالیٰ کو نہ چھوڑے۔ کیسا ہی احمق ہے وہ شخص جو ایک عمدہ چشمے کو چھوڑ کر ایک پانی کا گلاس پسند کرتا ہے۔ جو نعمتیں انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہیں ان کو اگر خیال کرے تو اسے چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرے۔ کیونکہ اصل پہنچانے والا وہی ہے۔ اور اسی سے تمام نعمتیں مل سکتی ہیں۔ اس کی نعمتیں کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ انسان کے خزانے ختم ہونے والے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے خزانے ختم نہیں ہو سکتے۔ پانی کو ہی دیکھ لو کہ کروڑہا کروڑ سالوں سے تمام مخلوق اسے پی رہی ہے لیکن وہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔ ہوا کو سانس لے لے کر گندہ کیا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ہر روز نئی اور مصفا ہوا بھیج دیتا ہے ایسے ہی غلے۔ پھر جمادات۔ سونا چاندی۔ تانبا۔ سکہ وغیرہ تمام دھاتیں ان کی کانیں ختم ہوتے میں نہیں آتیں۔ ایک کان ختم ہوتی ہے جھٹ ایک اور مل جاتی ہے تو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی کوئی انتہا نہیں جیسے وہ ذات خود غیر محدود ہے ویسے ہی اسکی نعمتیں غیر محدود ہیں۔ بعض لوگ ان دنیاوی نعمتوں میں پھنس کر اللہ تعالیٰ کو ناراض کر بیٹھتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں آزمائش کے لئے آتی ہیں۔

ہم سے پہلے ہزاروں طاقتور قومیں گزر چکی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بڑی بڑی نعمتیں دیں مگر نافرمانی کی وجہ سے وہ نعمتیں ان سے چھینی گئیں اور انہیں ہلاک کر دیا گیا... اللہ تعالیٰ کی جس طرح نعمتیں غیر محدود ہیں ایسے ہی اس کے عذاب بھی سخت ہیں اور غیر محدود ہیں۔ خدا تعالیٰ تھکتا نہیں جیسے اس کی نعمتیں نئی سے نئی ہیں ویسے ہی وہ عذاب نئے سے نئے دے سکتا ہے۔ یورپ والے بیماریوں کے علاج کرتے ہیں۔ لیکن ابھی ایک بیماری کا علاج وہ مکمل نہیں کر پاتے کہ ایک اور نئی قسم کی بیماری نکل آتی ہے بہت فکر اور احتیاط کا مقام ہے خدا تعالیٰ سے تعلق ایسا ہی ہے جیسے تیز تلوار کی دھار پر چلنا۔ اس لئے احتیاط چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی نہ ہو

دنیا کی نعمتیں اگر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں خرچ کر دی جاویں تو وہ اور نعمتیں دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرو۔ اس کی فرمانبرداری کرو۔ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے سے تمام مشکلات حل ہو جاتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ رجون ۱۹۱۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶ فتح ۱۳۷۰ ہش ۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۹۱ء

ایک راز کی بات

انسان جب اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتا ہے تو سب سے پہلے تو ان الفاظ کا جن میں دُعا مانگی جارہی ہو اس کی اپنی ذات پر اثر ہوتا ہے۔ کیونکہ جب اس میں دُعا کی خواہش پیدا ہوتی ہے تو وہی وقت ہوتا ہے اس کے دُعا کرنے کا یا یوں بھی کہہ لیجئے اگر اس میں اضطراب پیدا ہوتا ہے تو سب سے پہلے اس اضطراب کا اثر اس کے اپنے دل پر ہوتا ہے۔ اس کی یہ دُعا اللہ تعالیٰ سُنتا ہے اور وہ ہر دُعا کو سُنتا ہے۔ بلکہ وہ تو ان کہی باتیں بھی سُنتا ہے۔ یعنی انہیں جانتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ کسی کے دل میں کیا ہے۔ اور وہ کیا کہنے والا ہے۔ یا کیا کچھ وہ کہنے کی خواہش رکھنے کے باوجود کہہ نہیں پارہا۔ اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ ہر دُعا اس کے الفاظ کے مطابق اسی طرح پورا بھی کردے۔ وہ سُنتا ہے اور مان لیتا ہے۔ وہ سُنتا ہے اور رد کر دیتا ہے۔ یا وہ سُنتا ہے اور دُعا کو اس رنگ میں قبول کرتا ہے کہ کوئی اور اچھی چیز عطا کر دیتا ہے۔

چونکہ سب سے پہلے انسان کے اپنے دل پر دُعا کا اثر ہوتا ہے اس لئے لازمی ہے کہ دعا صحیح رنگ میں کی جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو اس رنگ میں۔ یا اس کی اسی صفت کے پیشِ نظر خطاب کیا جائے۔ یہ تو نہیں ہونا چاہیئے کہ انسان کہے کہ اے قہار خدا میرے بچّہ کو صحت عطا کر۔ صحت کی دعا ہے تو اس کی صحت والی صفت کے نام سے دُعا کی جائے۔ اکثر دُعائیں جو قبول نہیں ہوتیں یا یوں لگتا ہے کہ قبول نہیں ہوئیں ان میں سب سے بڑا یہی عنصر کار فرما ہوتا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی متعلقہ صفت کی بجائے کسی اور ہی صفت کا ذکر کرتے ہیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:۔

”اگر خدا تعالیٰ کی صفات اور اسماء کا لحاظ نہ کیا جائے اور دُعا کی جائے تو وہ کچھ بھی اثر نہیں رکھتی۔ صرف اس ایک راز کے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ معلوم نہ کرنے کی وجہ سے دُنیا ہلاک ہورہی ہے۔ مَیں نے بہت لوگوں کو کہتے سُنا ہے کہ ہم نے بہت دُعائیں کیں اور ان کا نتیجہ کچھ نہیں ہُوا۔ اور اس نتیجہ نے ان کو دہریہ بنا دیا بات اصل میں یہ ہے کہ ہر اَمر کے لئے کچھ قواعد اور قوانین ہوتے ہیں ایسا ہی دُعا کے واسطے قواعد و قوانین مقرر ہیں۔ یہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہماری دُعا قبول نہیں ہوئی اس کا باعث یہی ہے کہ وہ ان قواعد اور مراتب کا لحاظ نہیں رکھتے جو قبولیتِ دعا کے واسطے ضروری ہیں۔“

آپ نے ہمکو آزمایا ہے
خود کو بھی آزما کے دیکھئے گا
حوصلہ ہے تو خوش دلی کے ساتھ
زخم پر زخم کھا کے دیکھئے گا

ابوالاقبال

شہر کی تاریک گلیوں کو اُجالا دے کوئی
ڈوبتی جاتی ہیں نبضیں اب سنبھالا دے کوئی

کس طرح مَیں مان لوں باتیں ہیں تیری مستند
مستند جو لوگ ہیں ان کا حوالہ دے کوئی

پا برہنہ گھومتا رہتا ہوں دشتِ خار میں
میرے پاؤں کو مری تقدیر چھالا دے کوئی

عام سے غم تو بہت اپنا لئے ہیں رُوح نے
تُو نے غم دینا ہے تو غم بھی نرالا دے کوئی

چاند کے ہالا سے بہتر ہوگئی ہے روشنی
مجھکو بھی روشن بنا، مجھکو بھی ہالا دے کوئی

عمر بھر مَیں نے قلم سے کام لے کر کیا کِیا
مَیں ہوں محنت کش مرے ہاتھوں میں بھالا دے کوئی

عیش و عشرت میں اگر رکھنا ہے مجھکو ساتھ ساتھ
میرے مُنہ میں بھی تو سونے کا نوالہ دے کوئی

مَیں بھی تیرے نام کی برپا کروں گا محفلیں
مجھکو بھی مندر عطا ہو یا شوالہ دے کوئی

جو مرے لب پر لگا دیتے ہیں اک مُہرِ سکوت
ان کے ہونٹوں کے لئے مجھکو بھی تالا دے کوئی

میکشی میں بھی ہے میری وضعداری برقرار
اوک سے مَیں کیوں پیوں مجھکو پیالہ دے کوئی

لڑ رہا ہے اب نسیم اُن سے عجب انداز سے
پتھروں کے واسطے روئی کا گالا دے کوئی

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

حضرت مولوی عبدالرحیم درد صاحب

محترمی مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۵ء بروز بدھ ربوہ میں وفات پاگئے۔ وفات حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے واقع ہوئی۔ اور درد صاحب دو گھنٹہ کی مختصر علالت کے بعد اپنے اور ہم سب کے آقا و مولا و مالک کے حضور حاضر ہوگئے۔

محترمی درد صاحب ایک نہایت مخلص خاندان کے مخلص فرد تھے۔ ان کے والد صاحب ماسٹر قادر بخش صاحب لدھیانوی قدیم اور مخلص رفقاء میں سے تھے۔ اور ان کے پھوپھا حضرت منشی عبداللہ صاحب سنوری کو تو جماعت کا ہر فرد جانتا ہے۔ منشی محمد عبداللہ صاحب سنوری کا حضرت بانی سلسلہ نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں نہایت درجہ محبت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ اور ان کے اخلاص و تقویٰ شعاری کی بہت تعریف کی ہے۔ یہ وہی بزرگ ہیں جن کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنا وہ نفیس عنایت فرمایا۔ جس پر خدائی روشنائی کے چھینٹے پڑے تھے اور جو حضرت بانی سلسلہ کے ارشاد کے مطابق حضرت منشی صاحب کے ساتھ ہی مقبرہ بہشتی قادیان میں دفن کر دیا گیا۔ بلکہ جیسا کہ میری تصنیف سیرۃ ..... میں مذکور ہے۔ درد صاحب کی پھوپھی کی شادی بھی حضرت منشی محمد عبداللہ صاحب کے ساتھ حضرت بانی سلسلہ کے ارشاد پر ہی ہوئی تھی۔ اس طرح درد صاحب ایک ایسے مبارک خاندان سے تعلق رکھتے تھے جو احمدیت کی تاریخ میں ایک خاص شان رکھتا ہے۔ درد صاحب خود بھی رفیق تھے۔ اور ان کو حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ کی بعض باتیں بھی یاد تھیں۔ جن میں سے بعض کا ذکر سیرت ..... میں آچکا ہے۔

مگر درد صاحب کی ذاتی خدمات کا سلسلہ امامت ثانیہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ درد صاحب اور میں نے ایم۔ اے کا امتحان اکٹھا پاس کیا تھا۔ جس کے بعد وہ کچھ عرصہ ضلع ہوشیارپور کے ایک ہائی سکول میں ملازم رہے۔ مگر بہت جلد ہی وہاں سے فراغت حاصل کر کے سلسلہ ..... کی خدمت میں آگئے اور جب حضرت امام جماعت الثانی نے ۲۱-۱۹۲۰ء میں نظارتیں قائم کیں تو ابتدائی ناظروں میں سے درد صاحب بھی ایک صیغہ کے ناظر مقرر ہوئے۔ اور اس وقت سے لے کر آج تک جو پینتیس سال کا عرصہ بنتا ہے۔ درد صاحب نے اس وفاداری اور جانثاری کے ساتھ اس خدمت کو نبھایا جو انہی کا حصّہ تھی۔ کبھی اپنی تنخواہ میں ترقی کا مطالبہ نہیں کیا۔ کبھی کوئی حق نہیں مانگا۔ بلکہ جو کچھ بھی سلسلہ کی طرف سے ملا اسے کامل رضا اور پورے صبر و شکر کے ساتھ قبول کیا۔ مجھے یاد ہے کہ جب ہم شروع میں خدا کے ساتھ عہد باندھ کر سلسلہ کی خدمت میں آئے۔ تو میری ہی تجویز پر ہم دونوں نے یہ عہد کیا تھا کہ خدا کی توفیق سے ہم ہمیشہ سلسلہ کی خدمت میں زندگی گذاریں گے۔ اور کبھی کسی معاوضہ یا ترقی یا حق کا مطالبہ نہیں کریں گے۔ اور میرے لئے انتہائی خوشی اور درد صاحب کے خاندان کے لئے انتہائی فخر کا مقام ہے کہ درد صاحب نے اس عہد کو کامل وفاداری سے نبھایا۔ اور میرا انجام خدا کو معلوم ہے۔ گو میں بھی اپنی کمزوریوں کے باوجود خدا کی رحمت کا امیدوار ہوں۔ درد صاحب کا خاص وصف یہ تھا جس پر مجھے بھی اکثر اوقات ان پر رشک آتا تھا۔ کہ اگر کبھی حضرت صاحب کی طرف سے یا انجمن وغیرہ کی طرف سے انکی کسی بات پر گرفت ہوتی تھی (اور گرفت سے کون انسان بالا ہے) تو وہ اسے انتہائی صبر اور ضبط کے ساتھ برداشت کرتے تھے۔ اور اپنی بریّت کا معاملہ بھی صرف خدا پر چھوڑتے تھے۔

غالباً ۱۹۲۴ء میں درد صاحب کو لندن مشن میں پہلی دفعہ مربی بنا کر بھجوایا گیا۔ جہاں انہوں نے ۱۹۲۸ء تک کام کیا اور اسی زمانہ میں لندن کی بیت الفضل کی بنیاد رکھی گئی۔ اور اسی زمانہ میں وہ تعمیر ہوئی۔ اس کے بعد وہ دوبارہ ۱۹۳۳ء میں لندن گئے۔ اور ۱۹۳۸ء میں واپس آئے۔ یہ وہی زمانہ ہے جس میں ہمارے خاندان کے چار بچوں نے ولایت میں تعلیم پائی۔ اور درد صاحب کمال محبت سے ان کی سرپرستی فرماتے رہے۔ اس کے بعد درد صاحب نے ولایت سے واپس آکر اکثر زمانہ نظارت تعلیم و تربیت اور نظارت دعوت ..... میں گذارا۔ مگر ان کا خاص کام نظارت امور خارجہ سے تعلق رکھتا ہے۔ جہاں وہ غیر معمولی طور پر کامیاب رہے۔ درد صاحب کو حکومت کے افسروں اور غیر از جماعت اصحاب کے ساتھ ملنے کا خاص ڈھنگ آتا تھا۔ اور وہ ان ملاقاتوں میں غیر معمولی طور پر کامیاب رہتے تھے۔ مزاج کی سادگی اور کچھ مالی تنگی کی وجہ سے ان کا لباس بہت ہی سادہ بلکہ بعض اوقات درویشانہ رنگ کا ہوتا تھا۔ مگر لوگوں سے اس قابلیت اور وقار کے ساتھ ملتے تھے کہ وہ بہت جلد ان کے زیرِ اثر آجاتے تھے۔ اور درد صاحب اکثر اپنی بات منوا کر ہی اٹھتے تھے۔ بظاہر حالات مجھے امید نہیں کہ جماعت کو قریب کے زمانہ میں درد صاحب جیسا کامیاب ناظر امور خارجہ میسر آئے۔

کچھ عرصہ درد صاحب نے انگریزی ترجمہ قرآن کریم کے بورڈ میں بھی کام کیا۔ جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحب اور ملک غلام فرید صاحب ایم اے اور چودھری ابوالہاشم خاں صاحب اور یہ خاکسار کام کرتے تھے۔ اور درد صاحب کی قابلیت بورڈ کے لئے بہت مفید اور کارگر ثابت ہوتی تھی۔

جیسا کہ میں نے اوپر عرض کیا ہے۔ میرے ساتھ ذاتی تعلقات درد صاحب کے ۱۹۱۶ء میں یعنی آج سے چالیس سال قبل شروع ہوئے اور ہم نے نہایت درجہ محبت اور اخلاص کے ساتھ یہ زمانہ گذارا۔ اور نظارتوں میں آنے کے بعد تو ہم گویا مسلسل رفیق کار ہی رہے درد صاحب اکثر میری رائے پر اعتماد کرتے تھے۔ اور مجھے بھی اکثر ان کے مشورہ پر اعتماد ہوتا تھا اور گو بعض اوقات ہماری رائے میں اختلاف بھی ہو جاتا تھا۔ مگر درد صاحب کی محبت کا یہ انداز تھا کہ وہ اکثر میری رائے پر اعتماد کر کے اپنی رائے ترک کر دیتے تھے۔ گو بعض اوقات مجھے بعد میں محسوس ہوتا تھا کہ حالات کے لحاظ سے درد صاحب کی رائے ہی زیادہ مناسب تھی۔ مجھے وہ آخری دفعہ چند دن ہوئے لاہور میں عزیز مظفر احمد کے مکان پر آکر ملے۔ دراصل وہ میری اور ام مظفر احمد کی عیادت کے لئے وہاں آئے تھے۔ اور اس سے قبل بھی کئی دفعہ آچکے تھے۔ لیکن اس دفعہ ایسا خدائی تصرّف ہوا۔ کہ جب میں انہیں رخصت کرنے کے لئے مکان سے باہر گیا تو انہیں رخصت کرتے ہوئے ان سے غیر معمولی طور پر بغل گیر ہو کر ملا۔ غالباً اس میں تقدیر کا یہ اشارہ تھا کہ اب یہ تم دونوں کی آخری ملاقات ہے۔ میرے علاوہ درد صاحب کے زیادہ تعلقات عزیزم مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ اور عزیزم میاں ناصر احمد صاحب اور عزیزم مرزا ظفر احمد اور عزیزم مرزا مظفر احمد اور مکرمی ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال (جن کے ساتھ بعد میں ان کا رشتہ بھی ہوگیا) اور مکرمی شیخ بشیر احمد صاحب اور مکرمی چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور مکرمی راجہ علی محمد صاحب کے ساتھ تھے۔ مگر حقیقتاً ان کا حلقۂ ملاقات بہت وسیع تھا۔ اور بہت سے غیر از جماعت معزز اصحاب ان کے دوستوں میں شامل تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ساتھ تو درد صاحب کو خاص محبت اور عقیدت تھی۔ اور ان کے دل میں حضور کا خاص اکرام تھا۔ اور حضور کو بھی ان پر بہت اعتماد تھا۔ جب ہوشیارپور میں جلسہ (فضل عمر) فروری ۱۹۴۴ء میں ہوا تھا تو اس میں اور بعض بعد کے جلسوں میں بھی درد صاحب نے ہی (فضل عمر) والی (خدائی خبر) حاضرین کو سنائی تھی۔ اس موقعہ پر درد صاحب کو اس لئے چنا گیا کہ ان کے پھوپھا صاحب یعنی منشی عبداللہ صاحب ان ایام میں حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ تھے۔ جب حضور نے ہوشیارپور میں چلہ کشی کی۔

درد صاحب کی وفات کے ساتھ منجملہ دیگر تلخ احساسات کے یہ تلخ حقیقت بھی شامل ہے۔ کہ اس سال ہمارے بہت سے قدیم بزرگ اور دوستوں نے وفات پائی ہے۔ اولاً حضرت اماں جی یعنی اہلیہ محترمہ حضرت امام جماعت اوّل اور حکیم فضل الرحمٰن صاحب افسر لنگرخانہ و سابق مربی افریقہ اور مکرم مولوی عبدالمغنی خاں صاحب سابق ناظر (اصلاح و ارشاد) اور مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب سابق مربی امریکہ اور مکرم مولوی نذیر احمد صاحب علی مربی مغربی افریقہ کی وفات بھی اسی سال کے دوران میں ہوئی ہے۔

مگر درد صاحب کی اچانک وفات کے ساتھ سب سے زیادہ فکر والا جذبہ جو میرے دل میں پیدا ہو رہا ہے۔ وہ یہ ہے کہ سلسلہ کے پرانے اور تجربہ کار کارکن جن میں سے بعض نے حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ سے اور بعض نے حضرت امام جماعت اوّل کے زمانہ سے اور اکثر نے حضرت فضل عمر کے ابتدائی زمانہ سے سلسلہ کی خدمت میں زندگی گذاری ہے۔ وہ آہستہ آہستہ گذرتے جا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف جماعت کا حلقہ اور جماعت کی ذمہ داریاں پہلے کی نسبت بہت زیادہ وسیع ہوگئی ہیں۔ بے شک سلسلہ خدا کا ہے اور وہی اس کا محافظ اور مربی ہوگا۔ لیکن ظاہری اسباب کے لحاظ سے ان اوپر تلے کی موتوں سے دل سخت گھبراتا اور بے حد فکرمند ہوتا ہے۔ اے سلسلہ کے نوجوانو! اور ہماری آنکھوں کے تارو!! میری یہ بات گوشِ ہوش سے سنو! اور خدا کے لئے اپنے اندر وہ محبت اور وہ اخلاص اور وہ جذبہ قربانی اور وہ قابلیت اور وہ للّٰہیت اور وہ ذوق عبادت اور وہ دعاؤں میں شغف پیدا کرو جو ایک خدائی جماعت کے شایانِ شان اور اس کی کامیابی کے لئے ضروری ہے ورنہ بقول حضرت فضل عمر

ع ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

بالآخر میں ایک ذاتی افسوس کا اظہار بھی

باقی صفحہ ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

جماعت احمدیہ کی علمی ترقی

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جلسہ سالانہ کا قیام جن مقاصد کے لئے کیا تھا ان میں علمی ترقی ایک اہم مقصد تھا اس مقصد کے تحت جلسہ سالانہ کو جماعت احمدیہ کی علمی ترقی کا ایک اہم ذریعہ قرار دیا جا سکتا ہے

ابتدائی دور میں علم و معرفت کے پیاسے جلسہ سالانہ پر آنے کی سعادت حاصل کرتے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی صحبت اور فیض تربیت سے لطف اندوز ہوتے اور انہیں مسلسل حضور کے پُر حکمت ارشادات سننے کے مواقع حاصل ہوتے۔ ہر نماز کے بعد ہر فارغ وقت میں ۔ سیر پر جاتے اور آتے ہوئے محافل روحانی کسے جذب و سرور کا سماں بندھا رہتا اور حاضرین اپنی نیت و شوق کے مطابق استفادہ کرتے۔

اس کے ساتھ ساتھ قرآن و طب کے نامور ماہر حضرت مولینا نورالدین وجد آفرین آواز کے مالک اور علوم عقلی و نقلی کے مشتاق حضرت مولوی عبدالکریم ۔ علم حدیث کے شناور حضرت مولینا برہان الدین واعظ خوش بیان حضرت مولینا محمد احسن امروہی بھی ان مجالس میں شامل ہوتے اور اپنے علم و فضل سے حاضرین کو فائدہ پہنچاتے

حضرت مولینا نورالدین کے زمانہ میں بھی یہ سلسلہ برابر آگے بڑھتا چلا گیا۔ آپ کا قرآن مجید سے والہانہ لگاؤ جماعت میں اس عظیم درس حیات سے تعلق میں اضافہ کا موجب ہوتا رہا۔ حضرت فضل عمر کے زمانے میں جماعت کی غیر معمولی ترقی اور تنظیم کے نتیجہ میں اس دینی مدرسہ کے فیوض و برکات بھی زیادہ وسیع پیمانے پر ظاہر ہونے لگے ۔ مردوں کے علاوہ مستورات کی تعلیم و تربیت کے خیال سے ان کے لئے الگ جلسہ گاہ کا انتظام ہونے لگا گویا آئندہ نسل کی صحیح تربیت کے لئے عورتوں کو تیار کیا جانے لگا ۔

اس زمانہ میں حضرت مولینا سید سرور شاہ ۔ حضرت حافظ روشن علی حضرت مفتی محمد صادق ۔ حضرت میر محمد اسحاق حضرت مولینا غلام رسول راجیکی حضرت چوہدری ظفر اللہ خان ۔ حضرت سید ولی اللہ شاہ ۔ حضرت مولینا عبدالرحیم نیر حضرت چوہدری فتح محمد سیال ۔ حضرت میر قاسم علی ۔ حضرت حکیم خلیل احمد۔ حضرت مولینا جلال الدین شمس ۔ حضرت مولینا ابو العطاء۔ حضرت قاضی محمد نذیر لائل پوری حضرت مولوی عبدالغفور ۔ حضرت قاضی محمد اسلم ۔ حضرت مولوی ظہور حسین اور ان جیسے دیگر اکابرین، جماعت کی علمی ترقی کے لئے اس روحانی مدرسہ کے معلمین میں شامل ہوئے۔

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد کے وقت میں اور اس کے بعد موجودہ دور میں بھی یہ سلسلہ برابر جاری رہا بلکہ اس کی عظمت و وسعت میں حیرت انگیز اضافہ ہو گیا اور دنیا کے متعدد ممالک میں جلسہ سالانہ منعقد ہونے لگے ۔ اس مختصر مضمون میں جلسہ سالانہ کے سب خطاب کرنے والوں کی فہرست دینا مدنظر نہیں ہے اور نہ ہی یہ ممکن ہے تاہم جو چند نام لکھے گئے ہیں ان کے دیکھنے سے ہی بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ مختلف علوم کے ماہر جو ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ باطنی علوم سے بھی بہرہ ور تھے وہ اس ذریعہ سے جماعت کی تعلیم و تربیت کا مقدس فرض ادا کر رہے تھے ۔

اس جلسہ میں مذکورہ علماء کرام اپنے تجربہ ۔ وسعت نگاہ اور تبحر علمی سے ہستی باری تعالیٰ کے متعلق مختلف پہلو بیان کرتے کبھی شرک کی تردید کے مضامین بیان ہوتے کبھی توحید کے دلائل بیان کئے جاتے کبھی دہریوں اور لادینوں کے اعتراضات کے شافی و مسکت جواب دیئے جاتے ۔ کبھی توحید کی برکات کا بیان ہوتا ۔ صفات الٰہیہ کا کبھی ختم نہ ہونے والا مضمون مختلف پیرایوں میں پیش ہوتا ۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہادی کی وسعتوں کے ذکر میں بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے آنے والے بزرگ انبیاء کی زندگیوں کے حالات ۔ ان کی تعلیمات وغیرہ بیان ہوتیں ۔

عقائد اور اعمال کے تمام پہلو زیر بحث آتے ۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے سلسلہ میں مضامین بیان ہوتے ۔ موازنہ مذاہب اور تاریخ مذاہب کے عناوین پر بھی تقاریر ہوتیں غرضیکہ نہایت متنوع اور مختلف بنیادی ضرورت و اہمیت کے مضامین سلسلہ احمدیہ کے جید علماء اپنے اپنے رنگ میں بیان کرتے ۔ اور اس طرح افاضہ علم و روحانیت کے سلسلہ کو آگے بڑھانے کا یہ فرض برابر جاری رہے ۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تقاریر و ملفوظات کتابی شکل میں موجود و محفوظ ہیں ۔ حضرت مولینا نورالدین کی پُر معارف تقاریر بھی اس زمانہ کے اخباروں الحکم اور بدر میں شائع ہو چکی ہیں ۔

حضرت فضل عمر کی علمی تقاریر جلسہ سالانہ کی برکت سے جماعت کے بڑھتے ہوئے علمی معیار کی آئینہ دار ہیں ۔ آپکی معرکۃ الآراء تقاریر میں سے بعض کے عنوان درج ذیل ہیں ۔ ہستی باری تعالیٰ ۔ ملائکۃ اللہ ۔ حقیقۃ الرویاء ۔ تقدیر الٰہی ۔ منہاج الطالبین ۔ فضائل القرآن ۔ تعلق باللہ ۔ نظام نو ۔ انقلاب حقیقی وغیرہ یہ تقاریر اپنی افادیت و علمیت اور اثرات کی وجہ سے اپنوں اور غیروں سے خراج تحسین حاصل کرتی رہی ہیں ۔ اور علم دوست افراد جلسہ سالانہ کا اور فوائد و وجوہ کے علاوہ اس لئے بھی انتظار کرتے تھے کہ اس میں ایسی بلند پایہ علمی تقاریر سننے کے مواقع حاصل ہوں گے جو اس رنگ میں اور کہیں نہیں مل سکتے ۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت جو علم و معرفت کو الٰہی نعمت و برکت شمار کرتی ہے اس نے اس ذریعہ علم کی ہمیشہ ہی بہت قدر کی ۔ جس زمانہ میں جلسہ سالانہ قادیان اور پھر ربوہ میں ہوتا تھا ملک کے طول و عرض سے جہاں گاڑیوں بسوں، ٹرکوں، ریڑھوں، تانگوں کے ذریعہ تشنگان علم کشاں کشاں مرکز میں پہنچتے تھے وہاں ایسے عاشقوں کی بھی کمی نہ تھی جو ذرائع کی کمی کی وجہ سے دور دراز علاقوں سے پیدل چل کر مرکز میں پہنچتے اور اپنے پاؤں کے چھالوں سے محض اس لئے لطف اندوز ہوتے کہ یہ خدا کی راہ میں حاصل ہونے والا انعام ہے ۔

بدلے ہوئے حالات میں جبکہ ربوہ میں جلسہ کے انعقاد میں تعطل پیدا ہوا تو شمع علم و عرفان کے پروانوں نے عقیدت و محبت کے حیران کن ریکارڈ قائم کرتے ہوئے دور دراز کے سفر کی صعوبتوں، مشقتوں اور غیر معمولی اخراجات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آسمان روحانیت کے پرندوں کی طرح اڑ اڑ کر جہاں بھی جلسہ ہوا حاضر ہونا شروع کر دیا مگر آستانہ علم و عرفان سے غیر حاضری و محرومی کو ہر قیمت پر حاصل کرنے کے عزم میں کمی نہ آنے دی ۔

جماعت کے بلند علمی معیار کا کچھ طرح اندازہ کیا جا سکتا ہے ۔ جماعت میں پڑھے لکھے لوگوں کا گراف دوسرے لوگوں کی نسبت بہت بلند ہے اور یہ کہنا کسی طرح بھی مبالغہ نہیں ہے کہ ہماری جماعت میں ان پڑھ افراد تو ہو سکتے ہیں مگر جاہل کوئی نہیں ہے ۔ دیہاتی جماعتوں میں تربیتی خدمات بجا لانے والے یا جماعتی اغراض سے دورہ پر جانے والے علماء بے شمار مواقع پر اس مسرت انگیز حیرت سے دوچار ہوتے ہیں کہ گاؤں کا رہنے والا ضعیف العمر ۔ ان پڑھ ۔ سادہ طبیعت احمدی ان سے نہایت چچے تلے انداز میں کوئی علمی سوال ۔ کسی آیت کی تشریح ۔ کسی حدیث کا مطلب ۔ علم فقہ کا کوئی مشکل مسئلہ پیش کر کے وضاحت طلب کرے گا ۔ یہ علمی ترقی و برتری یقیناً جلسہ سالانہ کی برکتوں میں سے ایک بہت بڑی برکت ہے ۔

بقیہ صفحہ ۳ سے آگے

کرنا چاہتا ہوں ۔ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ میں اس وقت والدہ منظور احمد کی تشویشناک علالت اور پھر خود اپنی بیماری کی وجہ سے لاہور میں زیر علاج ہوں ۔ اور سوء اتفاق سے ان مخصوص دنوں میں والدہ منظور احمد کو زیادہ تکلیف رہی ہے اور دو تین دن تک قریباً چوبیس گھنٹے انکے سخت بیتابی میں گذر رہے ہیں اسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب درد صاحب کی اچانک وفات کی اطلاع مجھے ملی تو میں نے ایسا محسوس کیا کہ گویا ایک بمب کا گولہ آ گرا ہے ۔ اور طبیعت کی انتہائی نڈھالی کے علاوہ مجھے گلے میں سانس کی تکلیف سے چوکنگ بھی شروع ہو گئی اسی لئے میں درد صاحب کی وفات پر اپنی دلی خواہش کے باوجود ربوہ نہیں جا سکا جس کا مجھے سخت قلق ہے ۔ حقیقتہً میں اس وقت اس قابل ہی نہیں رہا تھا کہ اس قسم کے دردناک ماحول میں جاؤں ۔ اس لئے ایک معذور انسان کی طرح میں نے لاہور میں رہ کر ہی دعا میں وقت گذارا اور حضرت صاحب اور درد صاحب کی فیملی کے ساتھ تار کے ذریعہ دلی ہمدردی کا اظہار کرنے پر اکتفا کیا ۔

اللہ تعالیٰ میری اس کمزوری کو کہ میں ربوہ نہیں جا سکا معاف فرمائے ۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ درد صاحب کی روح بھی میری بے بسی کی حالت دیکھتے ہوئے مجھے معذور خیال کرے گی ۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے ۔ ان پر اپنے خاص فضل و رحمت کا سایہ رکھے اور ان کے اہل و عیال اور بچوں کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــ نون۔ سین

تارکین وطن

ویسے تو امریکہ اور یورپ کے تمام ملکوں میں بہت سے لوگ اپنا اپنا ملک چھوڑ کر پناہ لینے کی غرض سے پہنچ رہے ہیں۔ لیکن اب ان کی تعداد اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ یورپ کے بعض ملکوں میں مقامی باشندے اور تارکین وطن کے آپس میں نہ ختم ہونیوالے جھگڑے شروع ہو گئے ہیں۔ چنانچہ آج سے دو ماہ قبل جب جرمنی میں یہ جھگڑے شروع ہوئے تو چانسلر ہلمٹ کوہل اور متعلقہ وزارتوں نے مل بیٹھ کر یہ فیصلہ کیا کہ ایک ایسا قانون پاس کیا جائے جس کے ذریعہ پناہ لینے والوں کو شروع میں ایک خاص کیمپ میں الگ رکھا جائے۔ اور ان کے متعلق قانونی فیصلہ جلد از جلد کروانے کی کوشش کی جائے۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ جن لوگوں کو ملک میں آنے اور رہائش اختیار کرنے کی اجازت دینا ہو انہیں جلد اجازت دے دی جائے اور باقی لوگوں کو ملک سے واپس چلے جانے کے لئے کہا جائے۔ انگلستان میں بھی یہ جھگڑے ہو چکے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ دنوں میں ایشیائی لوگوں کی دوکانیں لوٹی بھی گئیں اور تباہ بھی کی گئیں اور ایشیائی باشندوں پر جسمانی حملے بھی کئے گئے۔ نہ صرف جرمنی اور انگلستان میں بلکہ یورپ کے بعض دیگر ممالک میں بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ جرمنی میں تو اب اسکی تمام سولہ ریاستوں میں تارکین وطن کے لئے کیمپ لگائے جا رہے ہیں اور خیال یہ کیا جاتا ہے کہ انہیں کیمپوں میں رکھنے کی وجہ سے فیصلے بھی جلدی ہو سکیں گے اور جھگڑے کا امکان بھی کم ہو جائے گا۔ کیونکہ اگر آخری فیصلہ ہونے سے قبل کئی سال انہیں دوسرے لوگوں میں مل جل کر رہنے کا موقع ملے تو مقامی باشندے یقیناً ان کی طرف شک کی نظر سے دیکھیں گے۔ اور چاہیں گے کہ انہیں ان کے ملک سے نکال دیا جائے۔ اس وقت پناہ لینے والے لوگوں کو ہوٹلوں یا الگ عمارتوں میں رکھا جاتا ہے۔ اور وہاں پر آسانی کے ساتھ مقامی باشندے ان پر حملے کر سکتے ہیں۔ جب انہیں الگ کیمپوں میں رکھا جائے گا تو یقیناً ان کی حفاظت کے سامان آسانی سے کئے جائیں گے حکومت چاہتی ہے کہ پناہ لینے والوں کے حتمی فیصلے جلد از جلد کئے جائیں۔ اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ ان پر خرچ کی جانے والی رقم میں خاصی کمی واقع ہو جائے گی۔ ان کیمپوں کے علاوہ صدر کوہل کی سیاسی پارٹی اس بات پر بھی غور کر رہی ہے کہ ایک دستوری ترمیم کے ذریعے تارکین وطن کو ملک میں آنے کی اجازت نہ دی جائے۔ شائد اسوقت یہ چاہا جا رہا ہے کہ چونکہ اس مسئلے سے سارا یورپ دوچار ہے۔ اسلئے سب یورپی ممالک ایک دوسرے کے ساتھ باہمی مشورہ کر کے امیگریشن کے قوانین کو سخت سے سخت تر بنا دیں۔

سوویت کامن ویلتھ

نہ صرف یہ کہ سوویت یونین کو کسی دوسرے ملک سے کم تر نہ سمجھا جا سکتا تھا بلکہ آج سے کچھ عرصہ پہلے جب اس نے اپنے پھیلاؤ کی پالیسی پہ عمل شروع کیا تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ ساری دنیا کے ممالک اس کے دامن میں سمٹ آئیں گے۔ لیکن حالات بدلے اور سوویت یونین نہ صرف ایک بڑا ملک نہ رہا بلکہ اندر سے ٹوٹ پھوٹ گیا۔ رشیا، یوکرائن اور بائلو رشیا نے اپنی الگ کامن ویلتھ بنالی ہے اور اس بات کا اعلان کر دیا ہے کہ سوویت یونین مر چکا ہے۔ ان تینوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سوویت پریذیڈنٹ میخائل گورباچوف جنہیں ذلت کا بھی سامنا ہے اور جن کی طاقت بھی بہت کم ہو گئی ہے۔ ان کا دل کھول کر مقابلہ کیا جائے۔ ان تینوں ممالک نے کامن ویلتھ بنا کر سوویت یونین کا خاتمہ کرتے ہوئے مسٹر گورباچوف کو ایک ایسا رہنما بنا دیا ہے۔ جو ایک مرنے والے ملک کا صدر ہے۔

سوویت یونین کی بنیاد لینن نے ۱۹۲۲ء میں رکھی تھی۔ ان تین ریاستوں کی آبادی سارے سوویت یونین کی ۷۰ فی صد ہے اور جہاں تک مالی وسائل کا تعلق ہے کہا جا سکتا ہے کہ سوویت یونین میں سب سے زیادہ مالی وسائل انہی تین ریاستوں کے پاس ہیں۔ اب یہ ایک فری مارکیٹ کامن ویلتھ بنا رہے ہیں۔ جو آزاد ریاستوں سے تعلق رکھتی ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ اس کامن ویلتھ میں نہ صرف پہلی ریپبلکز شامل ہو سکتی ہیں بلکہ دیگر ممالک بھی اس کے ممبر بن سکتے ہیں۔ اس اتحاد سے مسٹر گورباچوف کی وہ امیدیں آسمان سے زمین پر آ گری ہیں۔ جن کا تعلق یونین کے اتحاد سے تھا۔ اور وہ چاہتے تھے کہ ایک ڈھیلی ڈھالی سی نئی سیاسی فیڈریشن بن جائے۔ اب ان یونینوں کی کامن ویلتھ بن جانے سے ان کی امیدوں پر پانی پھر گیا ہے۔

توانائی کی ضرورت

۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۵ء تک سوئٹزرلینڈ کے ایک انجینئر جو پاکستان پلاننگ کمیشن کے مشیر تھے نے اب مشورہ دیا ہے کہ پاکستان کو ہر ممکن کوشش کر کے اپنی توانائی کی ضروریات کو پورا کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے ساتھ توانائی کی فراہمی اور اس کی ضروریات میں جو خلاء ہے وہ پورا کیا جا سکتا ہے۔ انجینئر موصوف گذشتہ روز لاہور میں صحافیوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ ان کا نام ہے انگ الفرڈ گربر INGALFERD GERBER انہوں نے مزید کہا کہ پانی کو مصرف میں نہ لانے کی وجہ سے پاکستان کو ہر روز ڈیڑھ کروڑ روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔ اگر توانائی کے بحران کا حل تلاش نہ کر لیا گیا تو پاکستان کو زرمبادلہ کے لیئے بہت سی رقم خرچ کرنی پڑے گی۔ تاکہ وہ پٹرول حاصل کر سکے۔ اور اس خرچ کے بعد اس کے پاس بہت کم رقم رہ جائے گی۔ جسے وہ دیگر امور کے لیئے استعمال کرے۔

سُنا گیا ہے کہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پاکستان کو اب چاہیئے کہ کالا باغ ڈیم فوری طور پر تعمیر کر لے۔ جہاں تک اس ڈیم کی تعمیر کے سلسلے میں مخالفت کا سوال ہے۔ انہوں نے کہا ایسی ہر پراجیکٹ کی کسی نہ کسی حلقے سے مخالفت کی جایا کرتی ہے۔ لیکن یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے۔ جس کا حل تلاش نہ کیا جا سکے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ گفت و شنید کے ذریعے اس مسئلے کا حل تلاش کر لینا چاہیئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کے لیئے تو یہ ایک رشک کرنے کی بات ہے کہ اتنا پانی پاکستان میں ضائع جاتا ہے۔ حالانکہ یہ پانی نہایت قیمتی ہے اور یہ اسی طرح قیمتی ہے جس طرح دوسرے ممالک کے لیئے پٹرول۔ ضرورت اسی بات کی ہے کہ اسے صحیح طور پر استعمال کیا جائے۔

شاہ فہد کی ایرانی صدر کو دعوت

ایران کی سرکاری نیوز ایجنسی ارنا (IRNA) نے بتایا ہے کہ شاہ فہد نے ایران کے صدر اکبر ہاشمی رفسنجانی کو پھر دعوت دی ہے کہ وہ سعودی عرب کا دورہ کریں۔ نیوز ایجنسی نے بتایا ہے کہ گذشتہ بدھ کے روز ایک سعودی سفارت کار نے تہران میں شاہ فہد کا پیغام نائب وزیر خارجہ علی محمد بشارتی کو دیا۔ پیغام میں کہا گیا ہے کہ شاہ فہد چاہتے ہیں کہ وہ اسلامی دنیا کے مسائل کے متعلق رفسنجانی سے مشورہ کریں۔ خاص طور پر فلسطین کا مسئلہ ان کے پیش نظر ہے۔ مقصد ان کا یہ ہے کہ ان تمام معاملات میں جو کچھ بھی کیا جائے اس سے اسلامی اُمّہ کے وقار کو ٹھیس نہیں لگنی چاہیئے۔ یہ اس میٹنگ کے پیش خیمہ کے طور پر کیا گیا۔ جو ہونے والی ہے۔ ارنا نے کسی مقررہ تاریخ کا ذکر نہیں کیا جب ایران کے صدر سعودی عرب کا دورہ کریں گے۔

بچوں کی ذہنی امراض

گذشتہ دنوں لاہور میں ایک سہ روزہ ورکشاپ قائم کی گئی جس میں بچوں کو معذوری سے بچانے کے موضوع پر مقالے پڑھے گئے یہ ورکشاپ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں منعقد ہوئی۔ ایک مقالہ نگار پروفیسر ڈاکٹر ذکی حسن نے بچوں کی ذہنی معذوری کے متعلق کہا کہ اس سلسلے میں ماؤں اور اساتذہ کی بھرپور رہنمائی کی جانی چاہیئے تاکہ وہ اس بات کا اندازہ لگا سکیں کہ کون سا بچہ کس حد تک ذہنی معذور ہے اور دیگر بچوں سے کم سمجھنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ اسی طرح بچوں میں مرگی کے دوروں کے متعلق بھی حقیقی طور پر واقفیت ہونی چاہیئے۔ تاکہ ڈاکٹر کو پوری تفصیل کے ساتھ بچے کی کیفیت بتائی جا سکے اور علاج بر وقت کر لیا جائے۔ گذشتہ دنوں ٹیلی وژن پر بھی اسی سلسلے میں ایک گفتگو میں بتایا گیا تھا۔ کہ اگر چھوٹی عمر کے بچوں کو تیز بخار ہو اور اس کے ساتھ دورے بھی پڑیں۔ تو ان دوروں کا لازمی طور پر مرگی سے تعلق نہیں ہوتا۔ جوں جوں یہ بخار کم ہوتا ہے یا ختم ہوتا ہے۔ یہ دورے بھی کم یا ختم ہو جاتے ہیں لیکن بہر حال والدین کو اور اساتذہ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مرگی کے دوروں اور بخار کے دوروں میں کیا فرق ہے۔ کسے مرگی کا دورہ کہتے ہیں اور کسے محض بخار کا دورہ۔

ڈاکٹر ذکی نے مزید کہا کہ پندرہ فیصد بچے جو ذہنی طور پر معذور ہوتے ہیں ان

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیادِ رفتگان

تقی احمد ۔ نیویارک

چوہدری فقیر اللہ صاحب

ہمارے بہت ہی پیارے ابا جان مکرمی چوہدری فقیر اللہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل کے انتقال کی خبر مجھے گذشتہ سال اکتوبر کے آخر میں یہاں نیویارک میں ملی ۔ خبر سن کر سُن ہو کر رہ گیا ۔ یوں لگا کہ جیسے قیامت ٹوٹ پڑی ہو ۔ دل میں یہ حسرت ہی رہی کہ نہ ان کا آخری دیدار کر سکا اور نہ ہی جنازہ کو کندھا دے سکا ۔ مکرمی ابا جان یوں تو کچھ زیادہ عرصے سے بیمار نہیں تھے ۔ اگست ۱۹۹۰ء کے آخر میں وہ صاحب فراش رہے ۔ اور انہیں ہائی بلڈ پریشر کا مرض لاحق ہو گیا ۔ اس وقت تو اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ۔ اور ابا جی کو صحت دے دی ۔ ستمبر ۱۹۹۰ء میں ابا جی کمزوری کا شکار رہے ۔ مگر پھر بھی وہ نمازوں کی ادائیگی کے لئے بیت تشریف لے جاتے رہے ۔ میں ۲۱ ستمبر ۱۹۹۰ء کی شام ان سے آخری بار ملا ۔ کیونکہ اس کے بعد میں نے ۲۶ ستمبر ۱۹۹۰ء کو نیویارک کے لئے پرواز کرنی تھی ۔ مکرمی ابا جی نے مجھے نہایت محبت و شفقت سے گلے لگایا ۔ اور کافی دیر زیر لب میرے لئے دعاؤں میں مشغول رہے ۔ ان کی گرم جوشی اور محبت و شفقت مجھے ابھی تک یاد ہے ۔ پھر انہوں نے دعاؤں اور ہنستے مسکراتے چہرے کے ساتھ مجھے الوداع کہا ۔ مگر ابا جی مجھے اس وقت بہت ہی کمزور لگ رہے تھے مجھے یاد آ گیا ۔ کہ اگست ۱۹۹۰ء کے آخر میں جب ابا جی صاحب فراش ہوئے تھے ۔ تو انہوں نے فرمایا تھا ۔ کہ دعاؤں ہی سے میری زندگی جتنی چاہو بڑھا لو ۔ کیونکہ مجھے خوابیں ہی ایسی آ رہی ہیں کہ اب تو چل چلاؤ نظر آتا ہے ۔ بہر حال یہ دعائیں ہی تو تھیں جنہوں نے کچھ دیر کے لئے ان کی زندگی کو لمبا کر دیا ۔ مرض الموت کا حملہ ابا جی پر اکتوبر ۱۹۹۰ء کے شروع میں ہوا ۔ چونکہ بلڈ پریشر کا مرض پہلے ہی لاحق ہو چکا تھا ۔ لہذا اس کی وجہ سے آپ کی بائیں طرف فالج کا حملہ ہو گیا ۔ فوراً آپ کو فیصل آباد ہسپتال میں داخل کروایا گیا ۔ تقریباً دس روز ہسپتال میں زیر علاج رہے امید بندھ چلی تھی ۔ کہ اب آپ اس موذی مرض کو شکست دے دیں گے ۔ مگر اچانک برین ہیمبرج ہو گیا ۔ اور ۲۷ اکتوبر ۱۹۹۰ء کی صبح یہ شفیق ہستی ہمیں روتا چھوڑ کر اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئی ۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر ۔

ابا جی بے انتہا خوبیوں کے مالک تھے ۔ ہر کسی کے کام آنے والے انسان تھے ۔ ضرورت مند بلا خوف و خطر ہر وقت آپ کا دروازہ کھٹکھٹا سکتے تھے ۔ تقسیم برصغیر ۱۹۴۷ء میں آپ نے بغیر کسی غرض کے متعدد لوگوں کو اپنے محلے میں مکان الاٹ کروا دیئے ۔ اسی طرح آپ نے جماعت کی بھی بہت خدمت کی ۔ جماعتی خدمات میں ہمیشہ پیش پیش رہے ۔ اس وقت بہشتی مقبرہ میں آسودہ ہیں ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے ۔ جنت میں ان کے درجات بہت بلند فرمائے اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

بقیہ : صفحہ ۵ سے آگے

کی وجہ انفکشن ہوتی ہے ۔ اگر انفکشن کے متعلق احتیاط کی جائے اور بروقت علاج کروا لیا جائے تو ذہنی معذوری سے بچوں کو بچایا جا سکتا ہے ۔

کراچی میں پاک / جاپان مطالعہ کے دوران انفکشن کو بچوں کی اموات کی چھٹی بڑی وجہ بیان کیا گیا ہے ۔ اسی سلسلے میں ڈاکٹر موصوف نے یہ بھی بتایا کہ اگر حفاظتی اقدامات کئے جائیں تو بچوں کو بہت سی بیماریوں سے خاص طور پر ذہنی امراض سے بچایا جا سکتا ہے ۔ اس وقت بچوں کے حفاظتی اقدامات کے جو پروگرام زیر عمل لائے جا رہے ہیں وہ خاصے مفید ثابت ہوئے ہیں ۔ اگرچہ جس حد تک ان پروگراموں پر عمل کیا جا رہا ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ اس سے بھی زیادہ کوشش کی جائے

تربیت کا صحیح وقت

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں : "دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت مناسب اور موزون ہے ۔ جب ڈاڑھی نکل آئی تب ضَرَبَ یَضرِبُ یاد کرنے بیٹھے تو کیا خاک ہو گا ۔ طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے ۔ انسانی عمر کے کسی دوسرے حصّہ میں ایسا حافظہ کبھی بھی نہیں ہوتا ۔"

آپ کا خط ملا

مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر ربوہ سے لکھتے ہیں :۔

۸ دسمبر ۱۹۹۱ء کے الفضل میں ماہی پروری ایک منافع بخش کاروبار شائع ہوا ہے ۔ ماہی پروری کے سلسلے میں دنیا کے مختلف حصوں میں تحقیق ہو رہی ہے اب تو ماہرین کوشش کر رہے ہیں کہ کھیتوں میں فصلوں کے ساتھ ماہی پروری کی جائے اور دوگنا منافع کمایا جائے ۔ فلپائن میں دریائی مچھلیوں کے بین الاقوامی مرکز کے ماہرین کی یہ تحقیق ہے کہ کسانوں کو اپنے دھان کے کھیتوں میں چاول کے علاوہ دوسری پیداوار بھی مل سکتی ہے لیکن اس کے لئے چاول کی کاشت خاص طریقے سے کرنا پڑتی ہے تاکہ مچھلیوں کی نشوونما بہتر طریقے سے ہو سکے ۔ مثلاً ایک کھیت میں اگر دھان کاشت کی جائے اور اس میں مچھلیوں کی پرورش بھی کی جائے تو کسان ان کھیتوں سے زیادہ مقدار میں چاول حاصل کر سکتے ہیں ۔ چونکہ مچھلیاں ان کھیتوں میں جنگلی گھاس پھونس کھاتی ہیں اس کے علاوہ مچھلیوں کا فضلہ اور چھلکا کھیت میں کھاد کا کام کرتا ہے ۔ جس سے فصل کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا ۔ بلکہ بہتر پیداوار دیتی ہے مغربی بنگال میں بھی ماہی پروری پر تحقیق ہو رہی ہے ۔ چنانچہ ایسے کھیت جہاں پانی وافر مقدار میں میسر ہو اور اس کی زمین پانی کو جلد جذب نہ کر سکے ۔ ان کھیتوں میں تجربہ کیا گیا ہے ۔ ایسے کھیت میں بھی مختلف اقسام کی مچھلیوں کا پونگ ڈالا گیا ۔ تو ایک ہیکٹر کھیت میں سے دو ٹن مچھلیاں حاصل ہوئیں ۔ اس طرح کسانوں کو مچھلی دستیاب ہو گئی ۔ اس کے علاوہ انہوں نے کھیتوں کے کنارے سبزیاں اگائیں آزمائش کے دوران تحقیق دانوں نے ثابت کر دیا کہ کھیت کی منڈیر پر مٹر اور سویابین جیسی پھلیاں اگائی جا سکتی ہیں اس طرح تین ٹن فی ہیکٹر کے حساب سے سبزیاں پیدا کی جا سکتی ہیں ۔ چنانچہ ایک ہیکٹر کھیت اور اس کے کناروں سے تین ٹن سبزیاں دو ٹن مچھلی ۔ اور پانچ ٹن چاول پیدا کر سکتے ہیں ۔ اس طرح ایک کھیت سے ایک ہی وقت میں تین فصلیں حاصل کی جا سکتی ہیں صرف محنت کرنے کی ضرورت ہے ۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت : مکرم انوار احمد صاحب انور مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۹۱ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام سلطان نصیر احمد عطا فرمایا ہے ۔ بچہ تحریکِ وقفِ نو میں شامل ہے ۔

○ مکرم فرخ احمد کامران صاحب ۔ ماڈل ٹاؤن لاہور کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۹۱ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت کاشف احمد نام عطا فرمایا ہے ۔ نومولود وقفِ نو میں شامل ہے

احباب بچے کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کریں ۔

درخواست دعا : مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمد دین صاحب آف ترگڑی بعارضہ فالج اور ہارٹ اٹیک دس دن سے بیمار ہیں اور سول ہسپتال گوجرانوالہ میں داخل ہیں ۔ حالت تشویشناک ہے ۔

احباب ان کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں ۔

سانحۂ ارتحال : مکرم چوہدری نور احمد صاحب جو چک نمبر ۲۹۷ متصل گوجرہ کے علاقہ کے رہنے والے تھے مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۹۱ء کو وفات پا گئے بوجہ موصی ہونے کے ان کی میت ربوہ لائی گئی ۔ اور بیت المہدی گولبازار میں ۹ دسمبر کو نمازِ جنازہ ہوئی ۔ بعدہٗ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی ۔

احباب ان کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں ۔

دعائے نعم البدل : مکرم نصیر احمد صاحب انجم اطلاع دیتے ہیں کہ ۔ مکرم شبیر احمد صاحب ثاقب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۹۱ء کو پہلے بیٹے سے نوازا جو وقفِ نو کی تحریک میں شامل تھا ۔ مگر بقضائے الٰہی دو گھنٹے بعد ہی خدا کو پیارا ہو گیا ۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے نعم البدل عطا فرمائے ۔

○ مکرم خان منہاس ابن مکرم محمد سعید اللہ منہاس صاحب کی بیٹی رخسار گل بعمر ۶ ماہ ۔ انفلوائنزا سے چند دن بیمار رہ کر وفات پا گئی ۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبرِ جمیل سے نوازے اور نعم البدل عطا فرمائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۲۵۱ میں وحید احمد ولد ملک احمد خان قوم ریحان پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۵/۸ دارالنصر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳۔۱۔۱۹۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ترکہ والد صاحب ۱۳۔ ایکڑ اور ۲ کنال رہائشی زمین مالیتی ۱،۵۰،۰۰۰/- روپے (۲) مکان برقبہ ۱۰ مرلہ واقع ربوہ مالیتی ۱،۰۰،۰۰۰/- روپے اس جائیداد کے شرعی وارث چار بھائی دو بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۸،۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ۱،۵۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ وحید احمد ۱۵/۸ دارالنصر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبد الغفور وصیت نمبر ۱۶۱۴۰۔ گواہ شد نمبر ۲۔ فیروز الدین وصیت نمبر ۲۷۰۹۔

مسل نمبر ۲۸۲۵۲ میں صادقہ پروین بیوہ محمد حنیف مجاہد سیلون قوم چوہان پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۲/۳ دارالنصر غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۔۵۔۱۹۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر ۳۲/۳ برقبہ ۱۰ مرلہ دارالنصر غربی مالیتی ایک لاکھ روپے جس کے شرعی وارث والدہ صاحبہ دو بھائی چار بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت امداد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ صادقہ پروین شاہین منزل ۳۲/۳ دارالنصر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ضیاء الرحمٰن وصیت نمبر ۲۱۰۵۱۔ گواہ شد نمبر ۲۔ یوسف سہیل شوق وصیت نمبر ۱۹۶۴۴۔

مسل نمبر ۲۸۲۵۳ میں سعیدہ لبنیٰ بنت محمد ظہیر الدین احمد قوم ہرل پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۶/۱ دارالبرکات ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶۔۸۔۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زنجیر مالیتی ۱،۰۰۰/- روپے۔ (۲) طلائی بالیاں مالیتی ۸۰۰/- روپے (۳) طلائی انگوٹھی مالیتی ۸۵۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ سعیدہ لبنیٰ ۲۶/۱ دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد ظہیر الدین احمد وصیت نمبر ۱۵۸۵۷ والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مرزا بشیر احمد ۱۳/۱ دارالبرکات ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۲۵۴ میں رابعہ بی بی بنت برکت علی قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹/۲ دارالعلوم جنوبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۔۵۔۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) نقد رقم ۴۰،۰۰۰/- روپے (۲) حق مہر ۳۲/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ رابعہ بی بی بنت برکت علی ۹/۲ دارالعلوم جنوبی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ خالد ممتاز ۱/۲ افضل لاج دارالعلوم جنوبی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ملک جاوید احمد ۹/۲ دارالعلوم جنوبی۔

مسل نمبر ۲۸۲۵۵ میں ملک غلام محمد سوبھی ولد ملک محمد یار صاحب قوم کھوکھر سوبھی پیشہ زمیندارہ عمر ۷۸ سال بیعت ۱۹۴۸ء ساکن چک نمبر ۱۳۳ شمالی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰۔۷۔۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی اراضی ۹ کیلے مالیتی ۴،۵۰،۰۰۰/- واقع چک نمبر ۱۳۳ شمالی ضلع سرگودھا (۲) رہائشی رقبہ برقبہ دو کنال مع چھ عدد کمرے مالیتی ۱،۰۰،۰۰۰/- روپے (۳) اراضی سکنی برقبہ ۳ کنال مع گیارہ دکانوں کے مالیتی گیارہ لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲،۰۰۰/- روپے ماہوار اور مبلغ دس ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ملک غلام محمد سوبھی چک نمبر ۱۳۳ شمالی ضلع سرگودھا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ قریشی محمود الحسن وصیت نمبر ۱۰۷۷۰۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد منیر ولد جان محمد سلانوالی۔

مسل نمبر ۲۸۲۵۶ میں میاں اقبال احمد جاوید ولد میاں عطار محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ پنشنر عمر ۶۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۰۹/۱۱۰ کلیار ٹاؤن سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵۔۷۔۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) دو ایکڑ اراضی واقع فتح پور ضلع راجن پور مالیتی ۲۰،۰۰۰/- روپے۔ (۲) سرمایہ کاروبار ۱،۰۰،۰۰۰/- روپے زمین سے کوئی آمد نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱،۵۸۷/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ سیکرٹری جنرل خارجہ مسٹر اکرم ذکی نے کہا ہے کہ پاکستان امریکی ورلڈ آرڈر تسلیم نہیں کرتا۔ پاکستان صرف ایسے عالمی آرڈر کو تسلیم کرنے کے حق میں ہے جس میں کسی ایک واحد طاقت کی بالادستی نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ نئے عالمی نظام میں چین اور فرانس کا اہم کردار ہوگا۔ اور پاکستان اس کردار کو مزید اجاگر کرنے کا خواہاں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان آذربائیجان کے ساتھ دیگر ۵ روسی ریاستوں کو اس وقت تک تسلیم نہیں کرے گا۔ جب تک وہ مکمل آزادی حاصل نہیں کر لیتیں۔ تاہم آذربائیجان کو تسلیم کرنے سے پاکستان اور آذربائیجان کے مابین تعلقات کا ایک نیا باب کھلا ہے

○ عالمی بنک نے لاہور اسلام آباد موٹر وے کے منصوبہ پر عمل درآمد روک دینے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان موٹر وے جیسی عیاشی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس پر مزید پیش رفت سے پہلے عالمی بنک اس منصوبے کا مزید جائزہ لے گا۔ چکوال اور سرگودھا کے راستے سے راولپنڈی تا لاہور اس موٹر وے پر لاگت کا اندازہ ۲۳ ارب روپے لگایا گیا ہے۔

○ پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ اے۔ پی۔ سی اور پی۔ ڈی۔ اے۔ کی جدوجہد موجودہ حکومت کی برطرفی اور صدر اسحٰق کی اقتدار سے علیحدگی تک جاری رہے گی۔ پوری قوم اٹھ کھڑی ہوئی ہے تمام اپوزیشن جماعتیں متحد ہیں۔ اس لئے ظالم اپنے منطقی انجام کو پہنچیں گے۔

○ صوبہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر غلام حیدر وائیں نے لاہور اور اسلام آباد میں دو بار وزیر اعظم سے ملاقاتیں کیں۔ ان طویل ملاقاتوں میں وینا حیات کے واقعہ اور احتجاجی جلوسوں اور جلسوں پر تبادلہ خیال ہوا۔ اس کے علاوہ امن و امان اور بلدیاتی انتخابات بھی زیر بحث آئے

○ این۔ پی۔ پی کے سربراہ اور سابق وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ موجودہ ملکی حالات نہ صرف مایوس کن بلکہ انتہائی خطرناک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام حکومت کے لئے خطرہ نہیں مگر امن و امان پر توجہ دی جانی چاہیئے انہوں نے کہا کہ سیاستدان حالات کی سنگینی کا احساس کریں اور جمہوری نظام کو بچائیں۔

○ مسلم لیگی لیڈر سردار شوکت حیات نے کہا ہے کہ مجھے کسی کمیشن کی طرف سے نہ کوئی نوٹس ملا ہے اور نہ میں کسی کمیشن کے سامنے پیش ہوں گا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم قائد حزب اختلاف اور چیف آف آرمی سٹاف پر مشتمل کورٹ آف آنر مقرر کی جائے جس کا ہر فیصلہ مجھے قبول ہوگا۔ بصورت دیگر میرا سادہ سا جواب یہ ہے کہ مجھے کسی ایسے کمیشن پر اعتماد نہیں جسے جرم کا ارتکاب کرنے والے مقرر کریں۔

○ گذشتہ روز اسمبلی چیمبرز کے بالمقابل چیئرنگ کراس لاہور میں وینا حیات کی حمایت میں خواتین لیڈروں نے بھوک ہڑتال کی جس میں وینا حیات کی بہن بینا حیات نے بھی شرکت کی۔ اس بھوک ہڑتال میں ہیومن رائٹس کمیشن، جائنٹ ایکشن کمیٹی، پاکستان کرسچین پارٹی اور دیگر تنظیموں نے حصہ لیا۔

○ سرحد حکومت کے نمائندے نے کہا ہے کہ عالمی بنک نے کالا باغ ڈیم پر جنوری کے اوائل میں کام شروع کرنے کی ہدایت کی۔ ورنہ بینک امداد کے علاوہ تمام سہولتیں واپس لے لے گا۔ انہوں نے کہا کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر کا فیصلہ اسی ماہ ہو جائے گا۔

غیر ملکی خبریں

○ سوویت صدر گورباچوف نے صدر بش کو ٹیلی فون پر یقین دہانی کرائی ہے کہ سوویت ایٹمی ہتھیاروں کی کمان اور کنٹرول کا نظام بدستور محفوظ ہے اور ان کے ہاتھوں میں ہے۔

○ اسرائیلی فوج اور پولیس کی بڑی تعداد نے بیت المقدس کے پرانے شہر اور مسجد اقصیٰ کو گھیر میں لے لیا ہے۔ شہر کی ناکہ بندی مزید سخت کر دی گئی ہے تاکہ فلسطینی مظاہرین کو شہر میں داخل ہونے سے روکا جاسکے۔

○ امریکہ میں اسرائیل سے مذاکرات کرنے والے شامی وفد کے ترجمان نے کہا ہے کہ اسرائیل کے رویہ میں کوئی لچک پیدا نہیں ہوئی۔

○ رومانیہ کے دارالحکومت میں بم کے شدید دھماکہ کے نتیجہ میں متعدد عمارتیں تباہ ہو گئیں۔ شہر تاریکی میں ڈوب گیا اور چھ ۶ پولیس اہلکاروں سمیت ۷ افراد زخمی ہو گئے۔

○ ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی سوڈان کے تین روزہ دورے پر پہنچ گئے ہیں سوڈان کی آزادی کے بعد وہ یہاں کا دورہ کرنے والے پہلے ایرانی رہنما ہیں۔

○ نائیجریا میں ریاستی گورنرشپ کے انتخابات ہو رہے ہیں جس کے نتیجہ میں آئندہ سال تمام اختیارات سول نمائندوں کو منتقل کر دیئے جائیں گے۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

(۱) اپنے حلقہ کے واقفینِ نو بچوں کے ساتھ نگران صاحبان ذاتی طور پر رابطہ قائم رکھیں۔

(۲) تین ماہ میں کم از کم ایک دفعہ واقفینِ نو اور اُن کے والدین کا اجتماعی اجلاس بلائیں۔

(۳) واقفینِ نو کی صحت کیسی ہے۔ کیا سب کو حفاظتی ٹیکے لگ چکے ہیں۔ اس بات کی نگرانی کریں۔

(۴) ان بچوں کی ابھی سے تربیت نہایت ضروری ہے جو ان کے والدین ہی کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ بچوں کی تربیت کے لئے والدین کی تربیت ضروری ہے۔ اس لئے نگران صاحبان والدین سے ذاتی رابطہ رکھیں۔ اور ان کی رہنمائی فرمائیں۔

(۵) والدین واقفینِ نو کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے ضلع/حلقہ سے رابطہ رکھیں۔ اور اپنے مسائل اُن کے ذریعہ سے مرکز کو ارسال کریں۔

(۶) آخر میں جو بات نہایت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ نگران صاحبان اپنی رپورٹس کارگزاری باقاعدگی سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

بقیہ صفحہ ۷ سے آگے

پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ میاں اقبال احمد ۱۰۹/۱۱ کلیار ٹاؤن سرگودھا گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالرحمٰن وصیت نمبر ۱۱۰۲۷۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری محمد اشرف وصیت نمبر ۲۶۲۷۱۔

خارش ہر قسم گرمی۔ گیس اور کمزوری کا خاتمہ
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
مرگی۔ مالیخولیا۔ بواسیر۔ اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج

پتہ

FLU CURATIVE SMELL فلو کیورٹو سمیل
کم از کم دو ۲ شیشیاں خریدیں ایک گھر کیلئے دوسری
خدمتِ خلق کے لئے جیب میں رکھیں۔ کھانستے چھینکتے دوستوں کو عطر کی طرح سونگھا دیں۔
اکثر کو بغیر ادویاتی علاج کے آرام آجائے گا۔ ایک شیشی سے سَو آدمیوں کو تجربہ کروا سکتے ہیں۔
فی شیشی ۱۰/- سٹاکسٹوں کیلئے ۲۰٪ کمیشن۔ ڈاک خرچ ہر چھوٹے بڑے آرڈر پر ۱۰/- روپے صرف
موجد: راجہ نذیر احمد ظفر چیئرمین کیورٹو سمیلز انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون: دفتر ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ۶۰۷

قدرتِ ثانیہ کے مظہر اول کے مشہور شاگرد
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
○ بے اولاد ○ نرینہ اولاد سے محروم ○ اٹھرا ○ بچوں کا سوکھا پن
گوجرانوالہ فون ۲۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ ۔ ۰۴۳۱
ربوہ فون ۹۰۶-۴۵۲۴
لاہور۔ اسلام آباد۔ قلعہ کالر والا۔ ملتان۔ کراچی